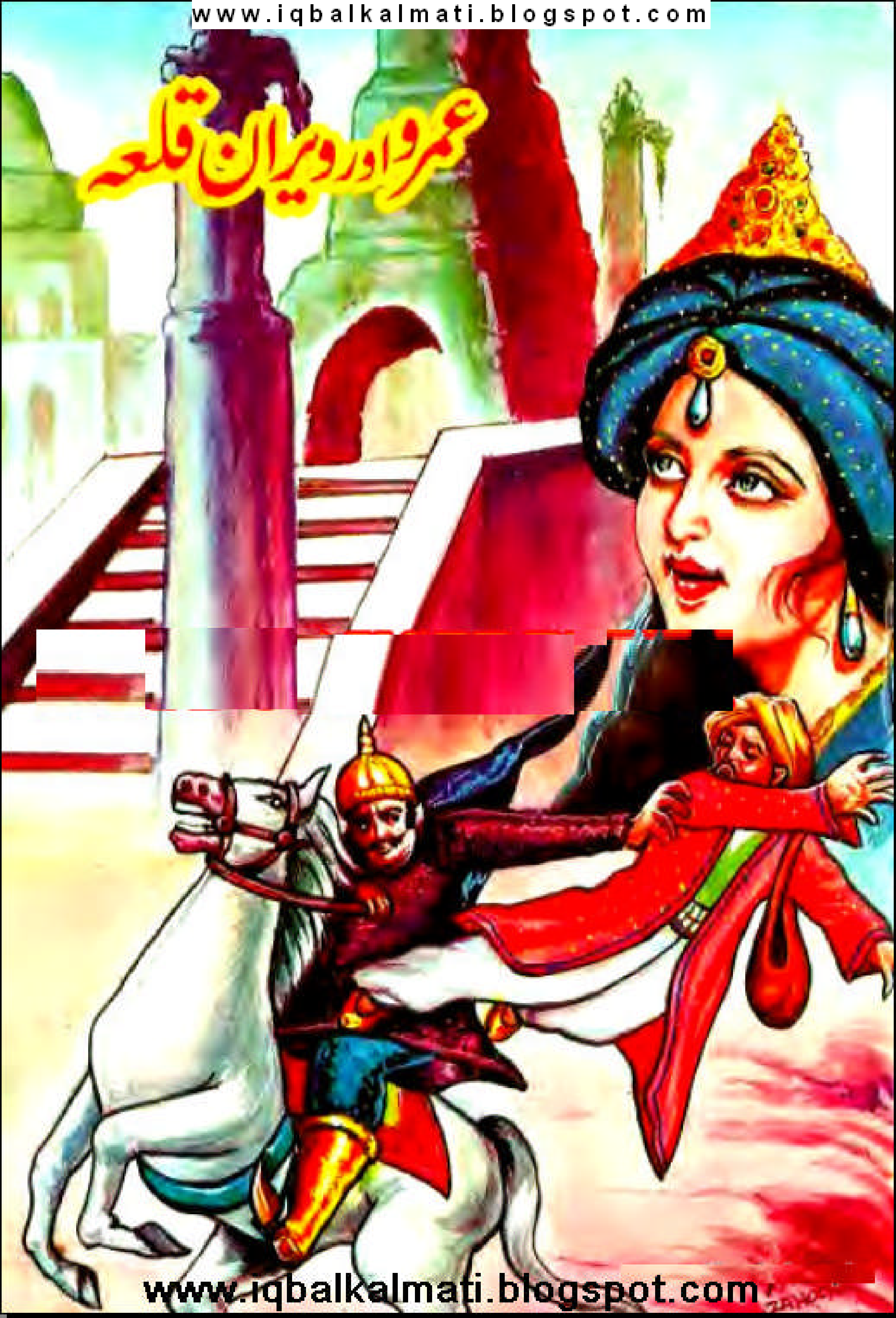



www.iqbalkalmati.blogspot.com

بچوں کیلئے عمرو عیار کا انتہائی دلچسپ اور انوکھا کارنامہ

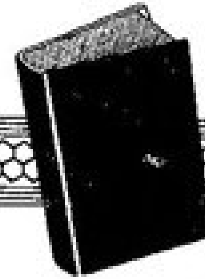
# عمرو اور ویران قلعہ

مظہر کلیم ایم اے



کتب ملنے کا پتہ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ------ یوسف قریشی
---------- اشرف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------- 5/- روپے



عمرو ان دنوں ملک روم کے بادشاہ کا شاہی مہمان بنا ہوا تھا کیونکہ وہ اپنے بادشاہ کا خاص پیغام لے کر ملک روم کے بادشاہ کے پاس آیا تھا اور ملک روم کے بادشاہ نے اسے اپنا شاہی مہمان بنا لیا تھا اور ساتھ ہی اس نے اسے انعام و اکرام بھی دیا تھا کہ عمرو اس سے بے حد خوش تھا لیکن آج جب وہ بادشاہ سے ملاقات کے لئے تیار ہو کر گیا تو اس نے خلاف معمول بادشاہ کو بے حد رنجیدہ دیکھا۔

" حضور بادشاہ سلامت، نصیب دشمناں آپ بیمار تو نہیں ہیں"۔ عمرو نے بڑے ادب سے کہا۔

"اوہ نہیں خواجہ عمرو، ہم بیمار نہیں ہیں لیکن ہم بے حد رنجیدہ ہیں اس لئے کہ ہماری بیٹی شہزادی انارکلی شدید بیمار ہو گئی ہے اور حکیم اس کا علاج نہیں کر پا رہے"۔ بادشاہ نے کہا۔

"کیا ہوا ہے شہزادی کو"۔ عمرو عیار نے چونک کر پوچھا۔

"نجانے کیا ہوا ہے۔ رات کو وہ اچھی بھلی اپنے خاص کمرے میں سوئی تھی اور صبح جب کنیزیں اسے جگانے گئیں تو وہ بے ہوش تھی اور تب سے اب تک اسے ہوش نہیں آ سکا۔ سب شاہی حکیم بھی مایوس ہوتے نظر آ رہے ہیں"۔ بادشاہ نے جواب دیا۔

"کیا میں شہزادی صاحبہ کو دیکھ سکتا ہوں"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں، کیوں نہیں۔ آؤ میرے ساتھ"۔ بادشاہ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ خواجہ عمرو بھی اٹھا اور پھر بادشاہ کے ساتھ وہ شہزادی کے کمرے میں پہنچ گیا۔ ایک پلنگ پر شہزادی بے ہوش پڑی ہوئی تھی اور شاہی حکیم اور دوسرے بڑے بڑے حکیم اس کا علاج



کرنے میں مصروف تھے لیکن ان کے چہروں پر مایوسی کے آثار ہی دکھائی دے رہے تھے۔ عمرو بادشاہ سے اجازت لے کر شاہی مہمان خانے میں بنے ہوئے ایک علیحدہ کمرے میں آ گیا اور اس نے دروازہ بند کر کے زنبیل میں سے بولنے والی گڑیا نکالی اور اس کے سر پر انگوٹھا رکھ کر اسے دبایا تو گڑیا کی آنکھیں زندہ انسانوں جیسی ہو گئیں۔

"بولنے والی گڑیا، مجھے بتاؤ کہ شہزادی انارکلی کو کیا بیماری ہے اور وہ کیسے صحت یاب ہو سکتی ہے"۔ عمرو عیار نے بولنے والی گڑیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ شہزادی انارکلی کو کوئی بیماری نہیں ہے بلکہ بادشاہ اور شہزادی کے خلاف اس کا سپہ سالار آصف سازش کر رہا ہے۔ اس نے ایک کنیز کی مدد سے رات کے وقت شہزادی کی ناک سے جادوئی پھول لگا دیا جس کی وجہ سے شہزادی بے ہوش ہو گئی۔ اگر اس بے ہوشی میں دو روز گزر گئے تو شہزادی ہلاک ہو جائے گی اور چونکہ بادشاہ کو شہزادی سے بے حد محبت ہے اس لئے وہ بھی اس

کے ہلاک ہونے پر شدید بیمار ہو جائے گا اور اس طرح سپہ سالار کی سازش کامیاب ہو جائے گی اور وہ ملک پر قبضہ کرکے خود بادشاہ بن جائے گا"۔ بولنے والی گڑیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس سازش کا خاتمہ کیسے کیا جا سکتا ہے"۔ عمروعیار نے پوچھا۔

" اس جادوئی پھول کا ایک ہی توڑ ہے اور وہ ہے سات رنگا پھول جو کہ ہر سو سال بعد پیدا ہوتا ہے اور اس وقت وہ ملک آذر کے شمال میں واقع ایک کھنڈر نما قلعے کے اندر موجود ہے اور سپہ سالار کو بھی اس کا علم ہے اس لئے اس نے اس کی حفاظت کے لئے وہاں اپنے سپاہی تعینات کر رکھے ہیں اور ویسے بھی اس پھول کو ہر آدمی نہیں توڑ سکتا۔ اس پھول کو توڑنے کے لئے پہلے اس کے محافظ اژدہوں کا خاتمہ کرنا پڑے گا اور یہ پھول ایک پرانی دلدل کے درمیان ہے جہاں انسان پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اگر اس پھول کو دو روز کے اندر توڑ کر لایا جائے اور شہزادی کو سونگھا دیا جائے تو شہزادی ہوش میں آ جائے گی



اور سپہ سالار کی سازش ناکام ہو جائے گی"۔ بولنے والی گڑیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا میں اس پھول کو حاصل کر سکتا ہوں"۔ عمرو نے کہا۔

" ہاں، بشرطیکہ تم عقلمندی سے کام لو ورنہ تم خود ہلاک ہو جاؤ گے"۔ بولنے والی گڑیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں دوبارہ گڑیا جیسی ہو گئیں تو عمرو نے اسے زنبیل میں ڈالا اور ایک بار پھر بادشاہ سے ملاقات کرنے روانہ ہو گیا۔ بادشاہ کو جیسے ہی اس کے دوبارہ آنے کی اطلاع ملی تو اس نے اسے فوراً اپنے خاص کمرے میں بلوا لیا۔

" بادشاہ سلامت میں نے معلوم کر لیا ہے کہ شہزادی اور آپ کے خلاف انتہائی گہری سازش ہو رہی ہے لیکن ابھی اس سازش کرنے والے کا علم نہیں ہو سکا البتہ سازش سامنے آ گئی ہے"۔ عمروعیار نے کہا۔ وہ جان بوجھ کر سپہ سالار کا نام چھپا گیا تھا تاکہ بعد میں بتا کر بادشاہ سے مزید انعام حاصل کر سکے۔

"کیسی سازش، جلدی بتاؤ"۔ بادشاہ نے بے چین ہو کر پوچھا تو عمرو نے بولنے والی گڑیا کی بتائی ہوئی ساری بات بتا دی۔

"اوہ، اوہ پھر تو اب بہت کم وقت ہے۔ دو روز میں ملک آذر پہنچنا اور وہاں سے پھول حاصل کر کے واپس آنا تو ناممکن ہے"۔ بادشاہ نے بے چین ہو کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں یہ کام کر سکتا ہوں لیکن ........" عمروعیار نے کہا۔

"لیکن کیا"۔ بادشاہ نے چونک کر پوچھا۔

"اگر آپ اجازت کے ساتھ ساتھ مجھے کچھ زاد راہ بھی دے دیں"۔ عمرو نے اپنی لالچی طبیعت سے مجبور ہو کر کہا۔

"اوہ، اوہ میں تمہیں ہیرے جواہرات میں تول دوں گا خواجہ عمرو"۔ بادشاہ نے فوراً ہی وعدہ کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجائی تو ایک غلام اندر داخل ہوا۔

"سونے کے سکوں سے بھری ہوئی دس تھیلیاں



لے آؤ جلدی"۔ بادشاہ نے حکم دیا تو غلام واپس چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد سونے کے سکوں سے بھری ہوئی دس تھیلیاں لا کر بادشاہ کے سامنے رکھ دی گئیں۔

"یہ لو یہ تمہارا پیشگی انعام ہے۔ اگر تم مجھے اور شہزادی کو بچانے میں کامیاب ہو گئے تو تمہیں واقعی اس قدر انعام دیا جائے گا کہ تم سات بادشاہوں سے بھی زیادہ امیر بن جاؤ گے"۔ بادشاہ نے کہا تو عمرو نے بادشاہ کا شکریہ ادا کیا اور سونے کے سکوں کی تھیلیاں اٹھا کر اس نے اپنی زنبیل میں ڈال لیں۔

"آپ بے فکر رہیں بادشاہ سلامت۔ میں دو روز گزرنے سے پہلے پھول لے کر واپس یہاں پہنچ جاؤں گا"۔ عمرو نے کہا اور پھر بادشاہ سے اجازت لے کر وہ واپس شاہی مہمان خانے میں آیا اور پھر ایک ویران جگہ پر پہنچ کر اپنی زنبیل سے اس نے اڑن قالین نکالا اور پھر اس پر بیٹھ کر اس نے اسے ملک آذر کے اس ویران کھنڈر قلعے کے قریب پہنچانے کا حکم دیا تو قالین ہوا میں اٹھا اور پھر کافی بلندی پر جا کر وہ انتہائی تیزرفتاری سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمرو کو معلوم

تھا کہ اڑن قالین اسے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں وہاں پہنچا دے گا۔ اس لئے اس نے اڑن قالین استعمال کیا تھا اور پھر واقعی ایک گھنٹے بعد قالین ایک ویران اور کھنڈر نما قلعے کے قریب زمین پر اتر گیا تو خواجہ عمرو قالین سے اترا اور اس نے قالین لپیٹ کر واپس زنبیل میں ڈالا اور قلعے کی طرف بڑھ گیا لیکن ابھی وہ قلعے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اس نے دور سے ایک گھوڑے کو دوڑ کر اپنی طرف آتے دیکھا۔ گھوڑے پر ایک مونچھوں والا آدمی سوار تھا۔ اس نے سر پر سونے کا بنا ہوا خود پہن رکھا تھا۔ سفید رنگ کا گھوڑا انتہائی رفتار سے دوڑتا ہوا آ رہا تھا۔ عمرو نے جلدی سے چادر سلیمانی نکالی اور اسے اوڑھ لیا۔ اس طرح اب وہ اس گھڑسوار کی نظروں سے غائب ہو گیا تھا۔ گھوڑا اس کے قریب پہنچ کر رک گیا اور سوار ادھر ادھر اس طرح دیکھنے لگا جیسے خواجہ عمرو کو تلاش کر رہا ہو۔ لیکن خواجہ عمرو چادر سلیمانی کی وجہ سے اس کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔ اس لئے کچھ دیر بعد گھڑسوار مایوس ہو کر گھوڑے کو دوڑتا ہوا واپس



چلا گیا لیکن اس بار وہ قلعے کے اندر جا کر عمرو کی نظروں سے غائب ہو گیا تھا۔ خواجہ عمرو آگے بڑھا اور پھر اس نے قلعے کے قریب جا کر زنبیل میں سے تختی داؤدی نکالی اور اسے چادر سلیمانی کے اندر کر کے اس سے مخاطب ہو گیا۔

"تختی داؤدی مجھے بتاؤ کہ میں کس طرح پھول حاصل کر سکتا ہوں"۔ خواجہ عمرو نے کہا تو تختی داؤدی پر ایک تحریر ابھر آئی اور خواجہ عمرو اسے غور سے پڑھنے لگا۔

"خواجہ عمرو تم چادر سلیمانی اوڑھ کر قلعے میں داخل نہ ہونا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ تمہیں ظاہر ہو کر اندر جانا ہوگا اور اندر جانے کے لئے تمہیں اس گھڑسوار کو پہلے ہلاک کرنا ہوگا۔ تم اسے ہلاک کئے بغیر ویران قلعے کے اندر گئے تو تم خودبخود ہلاک ہو جاؤ گے"۔

"لیکن میں اسے کیسے ہلاک کر سکتا ہوں"۔ خواجہ عمرو نے پوچھا۔

"اگر تم اس کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو جاؤ اور

اس حالت میں اسے خنجر مار دو تو وہ ہلاک ہو جائے گا ورنہ نہیں"۔ تختی داؤدی پر تحریر ابھری اور پھر اس پر سرخ رنگ چھا گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ اب تختی داؤدی مزید کچھ نہیں بتا سکتی تو خواجہ عمرو نے اسے واپس زنبیل میں ڈالا اور چادر سلیمانی اتار کر اسے بھی زنبیل میں ڈال لیا اور پھر وہ تیزی سے قلعے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک طریقہ سوچ لیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ویران قلعے کے آغاز میں سیڑھیوں کے ساتھ ایک ٹیڑھی دیوار بنی ہوئی تھی جو بے حد ڈھلوانی تھی۔ خواجہ عمرو نے سوچا کہ وہ اس دیوار کے کنارے پر چڑھ کر بیٹھ جائے گا اور پھر جیسے ہی گھڑسوار آئے گا وہ اس دیوار پر چلتا ہوا اچانک اس کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو جائے گا اور اسے خنجر مار کر ہلاک کر دے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور ڈھلوانی دیوار کے اوپر والے سرے پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز سنائی دی اور تھوڑی دیر بعد ہی وہ سوار گھوڑا دوڑاتا ہوا عین اس دیوار کے نیچے پہنچا ہی تھا کہ خواجہ عمرو ڈھلوان پر

پھسلتا ہوا عین اس کے اوپر پہنچ گیا لیکن گھڑسوار بے حد ہوشیار تھا۔ اس سے پہلے کہ خواجہ عمرو اس کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہوتا اس سوار نے ہاتھ مار کر خواجہ عمرو کو دور دھکیل دیا اور خواجہ عمرو ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے زمین پر جا گرا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگ گئیں۔ گھڑسوار تیزی سے گھوڑے کو چکر دے کر واپس آیا تو خواجہ عمرو جلدی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ گھڑسوار اسے ہلاک نہ کر دے لیکن اب اس کے لئے مسئلہ تھا کہ وہ اس کے ساتھ گھوڑے پر کیسے سوار ہو تو اس کے عیار ذہن میں فوراً ہی ایک ترکیب آ گئی۔ اس نے تیزی سے زنبیل سے عرق بے ہوشی نکالا اور جیسے ہی گھڑسوار گھوڑا دوڑاتا ہوا اس کے قریب پہنچا تو خواجہ عمرو نے اس پر عرق پھینک دیا اور اس کے ساتھ ہی گھوڑا وہیں رک گیا جبکہ گھڑسوار کا جسم بھی سست ہو گیا تھا۔ چونکہ عرق کے صرف چند قطرے ان پر پڑے تھے اس لئے وہ بے ہوش تو نہ ہوئے تھے لیکن بے حس و حرکت ہو گئے تھے۔ خواجہ عمرو

نے خنجر نکالا اور دوڑ کر ایک بار پھر دیوار پر چڑھا اور اس نے دوبارہ چھلانگ لگائی تو اس بار وہ ٹھیک اس سوار کے پیچھے گھوڑے پر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے خنجر اس سوار کو مار دیا۔ دوسرے لمحے دھماکا ہوا اور ہر طرف دھواں سا پھیل گیا اور اس کے ساتھ ہی عمرو ایک بار پھر دھماکے سے نیچے جا گرا۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلیں لیکن جب دھواں چھٹا تو وہ یہ دیکھ کر بے حد خوش ہوا کہ وہ سوار گھوڑے سمیت غائب ہو چکا تھا۔ خواجہ عمرو خوش ہو گیا کہ اب ویران قلعے سے پھول حاصل کرنے میں کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہی۔ وہ قلعے کے اندر داخل ہوا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس دلدل کے قریب پہنچ گیا جس کے عین درمیان میں سات رنگا پھول موجود تھا لیکن دلدل اس قدر وسیع اور خطرناک تھی کہ پھول تک کسی صورت بھی نہ پہنچا جا سکتا تھا۔ ابھی عمرو سوچ ہی رہا تھا کہ یکلخت دلدل میں سے چار خوفناک اژدھوں نے سر باہر نکالے اور تیزی سے عمرو کی طرف بڑھنے لگے۔ عمرو بجلی





کی سی تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

"گھبراؤ نہیں عمرو، عقل استعمال کرو"۔ اچانک اسے اپنے عقب سے آواز سنائی دی تو اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک چھوٹا سا بندر بیٹھا ہوا تھا جس کا منہ سفید تھا۔

"یہ تم بات کر رہے ہو"۔ عمرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں، عقل استعمال کرو۔ عقل سے کام ہو جائے گا"۔ بندر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گیا تو عمرو کھڑا سوچتا رہا کہ کیا کرے کہ اچانک اس کے عیار ذہن میں ایک ترکیب آ گئی۔ اس نے زنبیل میں سے اڑن قالین نکالا اور اسے زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھ گیا۔

"اڑن قالین، مجھے اس پھول تک لے چلو تاکہ میں اسے توڑ سکوں۔ عمرو نے کہا تو اڑن قالین اڑا اور دلدل کے اوپر اس پھول کی طرف بڑھنے لگا لیکن اسی لمحے اژدہے پھر باہر کو نکلے لیکن اڑن قالین اوپر تھا اور اژدہے اس تک نہ پہنچ سکے پھر عین پھول کے اوپر

پہنچ کر اڑن قالین نیچے اترا اور ذرا سا ایک طرف ہو گیا اس طرف اژدہے نہیں تھے۔ وہ ویران قلعے کے دروازے کی طرف تھے اور عمرو نے ہاتھ بڑھا کر پھول توڑ لیا۔

" اب مجھے ملک روم کے بادشاہ تک پہنچا دو اڑن قالین"۔ عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اڑن قالین ہوا میں بلند ہو گیا اور پھر ایک گھنٹے بعد عمرو شاہی مہمان خانے کے قریب پہنچ کر قالین سے اترا اور قالین لپیٹ کر واپس زنبیل میں ڈال کر وہ سیدھا بادشاہ کے پاس پہنچ گیا۔ جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ عمرو پھول لے آیا ہے تو وہ بے حد خوش ہوا اور پھر جیسے ہی پھول شہزادی کو سونگھایا گیا تو وہ فوراً ہوش میں آ گئی اور عمرو نے سپہ سالار کا نام بھی بتا دیا پھر بادشاہ کے محافظ دستے نے اس سپہ سالار کو گرفتار کر کے اسے اس کے ساتھیوں سمیت ہلاک کر دیا۔ بادشاہ نے شہزادی کے تندرست ہونے پر بہت بڑا جشن منایا

ختم شد

# بچّوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول



ایک نقلی شہزادی



موم کا شہزادہ



ٹھنگ شہزادہ



موتی محل



طلسمی نقارہ



طلسمی نقارے کا دیو



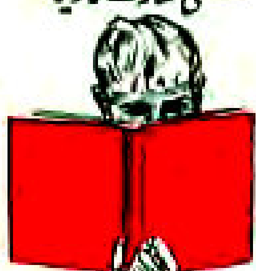
ٹارزن اور باغی قبیلہ



ٹارزن اور خوفناک گوریلے



ٹارزن اور خطرناک بونے



عمرو اور مسخرہ جادوگر



ٹارزن اور پراسرار قبیلہ



جنگل دیو



عمرو اور خوفناک محل



ٹارزن اور سورج خزانہ



خوبصورت شہزادی

## یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز